السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا لوگوں کی یہ بات صحیح ہے : ''جب نماز عشاء کا وقت ہو جائے اور رات کا کھانا حاضر ہو تو کھانے کو نماز پر مقدم کرلو۔'' یہ کلمہ لوگوں کی زبان پر عام ہے لیکن مجھے نہیں معلوم کہ یہ صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ صحیح ہے، نبی کریم ﷺ سے یہ ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا :

(إِذَا قُدِّمَ العَشَاءُ، فَابْدَءُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوا صَلاَةَ المَغْرِبِ، وَلاَ تَعْجَلُوا عَنْ عَشَائِكُمْ» (صحیح البخاري الاذان باب اذا حضر الطعام واقیمت الصلاة حدیث 672 و صحیح مسلم المساجد باب کراہیة الصلاة بحضرة الطعام الخ حدیث 557»

''جب شام کا کھانا سامنے رکھ دیا جائے تو نماز مغرب سے پہلے کھانا کھاؤ اور اپنا کھانا چھوڑ کر نماز کے لیے عجلت نہ کرو۔''

یعنی جب شام کا کھانا تیار ہو، انسان کو کھانے کی طلب بھی ہو تو وہ نماز کے لیے جانے سے پہلے کھانا کھا لے کیونکہ جب نماز سے پہلے کھانا تیار ہو جائے تو انسان کی توجہ اس کی طرف مبذول ہوگی جس کی وجہ سے نماز میں کمی واقع ہوگی، لہذا نبی ﷺ نے فرمایا :

(لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ، وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ» (صحیح مسلم المساجد باب کراہة الصلاة بحضرة الطعام الخ حدیث 560»

''کھانے کی موجودگی میں نماز نہیں ہوتی اور نہ اس وقت جب اسے بول براز کا تقاضا ہو''

یہاں اس طرف اشارہ کرنا بھی واجب ہے کہ آدمی کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ کھانے کا ہمیشہ وہ وقت نہ ہو جو نماز کا بھی وقت ہو کیونکہ اس طرح نماز باجماعت ادا نہیں کی جا سکتی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص116

محدث فتویٰ